© rasailojaraid.com

دُرود

شاہ بلیغ الدینؒ

کون مسلمان ہوگا جو دُرود نہ جانتا ہو۔ ہر نماز میں دُرود پڑھا جاتا ہے۔ سُنن ابوداؤد اور سُنن نسائی میں ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ...... جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو کہیں دور سے مجھ پر دورد بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

پہنچتا کس طرح ہے۔ اس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے فرشتے اس کام کے لئے بندھے ہوئے ہیں۔ کام ان کا بس یہی ہے کہ روئے زمین پر جہاں کہیں اللہ کے رسول ﷺ پر دُرود بھیجا جائے وہ آپ ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں، دُرود پڑھنے والے پر خود سلام بھیجتے اور بارگاہِ الٰہی کی نعمتیں اور برکتیں نازل کرتے ہیں۔

طبرانی میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی تحریر میں درود کے الفاظ لکھے کسی کتاب میں کسی مضمون میں کسی شعر میں، تو جب تک میرا نام اس تحریر میں لکھا ہوا رہے گا اس پر فرشتے برابر دُرود بھیجتے رہیں گے۔ جہاں اللہ کے رسول اکرم ﷺ کا نام آئے وہاں بولنے اور سننے والے دونوں پر لازم ہے کہ آپ ﷺ پر دُرود بھیجے۔ چھوٹے سے چھوٹا دُرود یہ ہے کہ ﷺ کہا جائے۔

دُرِمختار میں ہے کہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو اور اس میں سید المرسلین ﷺ کا نام آئے تو اپنے دل میں زبان کو حرکت دیئے بغیر ﷺ کہنا چاہیے کیونکہ خطبے کے دوران میں کچھ بولنے کی اجازت نہیں۔ بعض درس گاہوں کے سرکش اور بے پروا نوجوان سیرت اور میلاد کی محفلوں کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ”یوم مصطفٰی“ ہوگا۔ یوں محبوب رب المشرقین والمغربین کا نام لینا نہ صرف بے ادبی گستاخی اور گمراہی ہے بلکہ یہ آپ کی محبت میں کمی کی علامت ہے۔ کافروں، یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ طریقہ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ جب حضور اکرم ﷺ کا نام لکھا جائے تو صلوٰۃ وسلام بھی لکھا جائے صرف ص کا نام صلعم لکھنے کی کوتاہی نہ کی جائے۔ ص کا سر یا صلعم لکھا ہو بھی تو پڑھنے اور بولنے میں ہمیشہ ﷺ کہنا چاہیے صرف صلعم کہنا غلط ہے۔

دُرِّ مختار میں ہے آپ ﷺ کے نام نامی سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ اگر ایک مجلس میں ہی کئی بار آپ ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو امام طحاویؒ کہتے ہیں ہر بولنے والے اور سننے والے کو دُرود کے الفاظ استعمال کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ ایک بار دُرود لازماً پڑھنا چاہیے پھر یہ مستحب ہوجاتا ہے۔ دُرِّ مختار ہی میں ہے کہ دُرود پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ خاموشی سے پڑھا جائے۔

بے وضو دُرود پڑھنا جائز اور باوضو دُرود پڑھنے میں بڑی فضیلت ہے۔ دعاؤں سے پہلے اور بعد میں دُرود شریف پڑھنے سے دعائیں بارگاہِ الٰہی میں پہنچتی ہیں ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت معجم اوسط اور طبرانی میں ہے اور اسی مطلب کی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ترمذی میں بھی مروی ہے کہ بغیر درود کے دعا آسمانوں اور زمین کے درمیان معلق ہوجاتی ہے۔

حکم نبوی ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔ کثرت سے مراد کیا ہے اس کے بارے میں بعض علما کا خیال ہے کہ پانسو مرتبہ دُرود پڑھا جائے تو وہ کثرت کی تعریف میں آجاتا ہے۔ ظاہر جتنا زیادہ دُرود پڑھا جائے اتنا ہی ثواب ہے۔ دُرود سے رزق کے دروازے کھلتے اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com